کیا ہمارا نظام تعلیم اسلامی ہے؟

مولانا مولا بخش صاحب محمدی (فاضل علوم شرقیہ)

پاکستان کے تعلیمی اداروں میں تجوید القرآن کو پوری صحت لفظی کے ساتھ ایک مضمون کے طور پر جاری کرنے کے لیے قومی اسمبلی نے متفقہ قرارداد منظور کرلی۔ وزیر تعلیم نے ایوان کو بتایا کہ حکومت نے پاکستان کی درسگاہوں میں قرآن پاک کی تجوید کے لیے پہلے ہی کئی اقدامات کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ناظرہ قرآن نویں جماعت تک لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جارہا ہے اگر کوئی طالب علم یہ مضمون پاس نہیں کرتا تو وہ اسکول سے رخصت ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کرسکتا۔ اس مقصد کے لیے ضروری سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا اختیار ہیڈ ماسٹر کو حاصل ہوگا۔ (نوائے وقت ۔ ۱ ستمبر ۱۹۸۵)

یہ مبارک خبر پڑھ کر سوچنے پر مجبور ہوا کہ آخر یہ بات کس ملک کی کی جارہی ہے ہمارے وطن عزیز اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں قرآن حکیم۔ اسلامیات اور عربی کے ساتھ جو سلوک کیا جارہا ہے وہ خدا کرے کسی اور زبان سے نہ ہو۔ بلاشبہ دنیا کے ہر معاشرہ میں نظام تعلیم کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ نظام تعلیم ہی سے نئی قیادت ابھرتی ہے لیکن یہاں کا نظام تعلیم دیکھ کر جتنے خون کے آنسو بہائے جائیں وہ کم ہیں اسلامی اور عربی تعلیم کو ملک بدر کرنے کی مہم بام عروج پر ہے۔ اسلامیات کے ساتھ اس مملکت خداداد میں جو ظلم وستم ہورہا ہے اسے دیکھ کر شرم سے گردن جھک جاتی ہے۔ بلاشبہ ایسے بے رحمانہ برتاؤ کا ثبوت فرنگیوں کے تاریک دور میں بھی نہیں ملتا۔ ملک کے دیگر صوبوں کو چھوڑ کر صرف باب الاسلام کی جو حالت زار ہے اور اسلام دشمنی کی گھناؤنی سازش پھل پھول رہی ہے اس پر تاریخ کے مرتب کرنیوالے کا قلم بھی کانپ جائے گا۔ نئی نسل کے پرائمری اساتذہ کرام سے کم از کم پچھتر فیصد حضرات قرآن کی تعلیم سے محروم ہیں۔ باقی جو معدودے چند قرآن حکیم پڑھے ہوئے ہیں وہ بھی خواندہ نخواندہ یکساں طور کے مصداق قرآن حکیم کے قواعد و ضوابط اعراب کے بغیر نیم خواندہ ہیں۔ جو نہ صرف خود قرآن حکیم کو تختہ مشق بناتے ہیں بلکہ نئی نسل کو بھی غلط پڑھا کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتے ہیں۔ چونکہ کلام الہٰی میں کافی ایسے مقامات ہیں جہاں صرف اعراب کی غلطی سے کفر تک نوبت جا پہنچتی ہے بلکہ کتنے اساتذہ کرام سفارش یا کاپی کے طفیل میٹرک کا تو سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں لیکن سورۃ فاتحہ شریف بھی صحیح

نہیں پڑھ سکتے یہ ہے ہمارا معیارِ تعلیم ، مزید ستم ظریفی تو یہ ہے کہ سندھ کے کافی اضلاع میں متعدد اساتذہ ہندو کولھی بھیل ۔ میگواڑ ٹھاکر مقرر کردہ ہیں ۔ جن میں سے کئی ہیڈ آفیسر ، ہیڈ ماسٹر ، پرنسپل ہیں کیا یہ غیر مسلم قرآن حکیم کے خاتمہ کا سرٹیفکیٹ مرحمت فرمائیں گے اور امت مسلمہ کے نونہالوں کے اذہان میں اسلام کی صداقت اسلام کی جزئیات و کلیات کے مباحث محاسن اسلام اور حکمت و اخلاق کی آبیاری کریں گے ۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدائے لا الہ الا اللہ

مسلم اساتذہ میں بھی کئی ایسے ہیں جو کھلم کھلا لادینیت و الحاد کا پرچار کرنے کے علاوہ مذہب کو آفیسر سے زیادہ خطرناک اور اسلام کو دقیانوس ، رجعت پسندانہ مذہب قرار دینے کے ساتھ تقسیم ملک اور نظریۂ پاکستان کے بھی مخالف ہیں ۔ ایسے "بابرکت" اساتذہ کی بزم میں اگر کوئی دیندار اہل علم اسلامیات کا استاد مقرر کبھی ہو جائے تو ایک "عجوبہ" سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا اور ماحول اُسے جلد ہی بوریا و بستر لپیٹنے پر مجبور کر دیتا ہے ۔ یہ ہے ہمارے نظام تعلیم کا پاکیزہ ماحول

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا ۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

پرائمری سے انٹرمیڈیٹ کی سطح پر اسلامیات اور عربی لازمی ہے ۔ لیکن اس قانون کے باوجود مڈل اور ہائی سکولوں میں لاتعداد آسامیاں خالی پڑی ہیں ۔ لیکن ان کے لیے عربی کے اساتذہ کو عمداً منتخب نہیں کیا جاتا ۔ چونکہ محکمہ تعلیم کی نظر میں عربی دان اور علماء ہی رکاوٹ ترقی ہیں اس لئے محکمہ تعلیم نے فیصلہ کیا ہے کہ اب جو بھی عربی تدریس کا امیدوار ہو اس کے پاس کم از کم انگلش میں میٹرک کا سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے ۔ حالانکہ عربی کے اساتذہ سے انگریزی کا سرٹیفکیٹ طلب کرنا ایسا ہی بے معنی اور احمقانہ سوال ہے ۔ جیسے کسی انجنیئرنگ کے امیدوار سے میڈیکل کا سرٹیفکیٹ طلب کیا جائے ۔ آخر عربی سے انگلش کا کیا تعلق ؟ یہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا جا رہا ہے ۔ تاکہ علوم عربیہ اور اسلامیات کے ماہرین کو تعلیمی ماحول میں آنے سے روکا جائے اور عربی اساتذہ بھی انگریزی خواندہ ہوں اس بات کی مزید تصدیق اس بیان سے ہوئی جب ہمارے وزیر تعلیم نے ارشاد فرمایا کہ اب انگریزی خواندہ حضرات کو صرف چند دن تربیت دے کر قرآن عربی اور اسلامیات کے اساتذہ کی حیثیت میں مقرر کیا جائے گا ، اگر جان کی امان پاؤں تو گزارش ہے کہ عربی کوئی کھیل نہیں جو چند دن میں حاصل کر لیا جائے عربی ایک انتہائی وسیع زبان ہے جس کی گرامر بھی وسیع ہے اس کی اہمیت ان حضرات کو ہوگی جو اس علم سے کما حقہٗ واقف ہوں گے باقی یہ حضرات کیا خاک پڑھائیں گے جو خود عربی سے

نابلد ہیں اگر مغربی کی تعلیم حاصل کرنا ہو تو زمین پر بیٹھ کر صرف درسِ نظامی کے ذریعہ مدارس اسلامیہ میں حاصل کرنے کا اعزاز نصیب ہوگا۔

انہوں نے دین کب سیکھا ہے رہ کر شیخ کے گھر میں

پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

ہم نے کئی صاحبِ علم ایسے بھی دیکھے جنہوں نے بورڈ سے اعلیٰ پوزیشن میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا درسِ نظامی مکمل کر کے سند فضیلت بھی حاصل کی جو علومِ شرقیہ کے ماہر تھے لیکن ان مغرب زدہ حضرات نے ان کو اس وجہ سے نوکری نہ دی کہ یہ انگریزی نہیں جانتے یہ ہے ہمارا اسلامی نظامِ تعلیم جس پر فخر کیا جاتا ہے ۔جن لوگوں کو خدا تعالےٰ نے قرآن و حدیث اور علومِ عربیہ کی تعلیم عطا کی ہے ان کو صرف اسی وجہ سے اس میدان میں نہیں آنے دیا جاتا کہ یہ آئے تو ملحدانہ افکار و نظریات میں رکاوٹ بنیں گے مزید یہ کہ پرائمری اور مڈل کی سطح پر ہزاروں طلباء کو اسلامیات اور عربی میں فرضی نمبر دے کر پاس کیا جاتا ہے ۔ اس طرح نئی نسل کا مستقبل تاریک کیا جا رہا ہے ۔

عربی زبان جو ہماری مذہبی ثقافتی تہذیبی علمی اور روحانی زبان ہونے کے علاوہ ہمارا مقدس آئین اور دستورِ حیات بھی اس زبان میں نازل ہوا ہے ۔ دورِ جدید میں عالمِ اسلام کی بھی مشترکہ زبان ہے ۔اس کے باوجود اسی زبان سے ظلم و ستم اور ملک سے ختم کرنے کی سازش اس اسلامی جمہوریہ میں باعثِ ندامت نہیں تو اور کیا ہے ؟ انگریزی نے عقیدت میں یہ ستم ظریفی اُردو پر بھی جاری ہے حکومت کے قانون کے لحاظ سے اُردو قومی زبان ہے لیکن ملک ، میں سرکاری خط و کتابت انگریزی میں کی جاتی ہے ۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ یہ دفاتر برطانیہ یا امریکہ میں قائم ہیں ہم دریافت کر سکتے ہیں کہ آخر قومی زبان اُردو کا نام رکھنا بے معنی اور عبث نہیں تو اور کیا ؟ ان افسران محکمہ تعلیم نے پرائمری سطح پر عربی اور قرآنِ حکیم کی تعلیم کو ختم کرنے کے کامیاب تجربہ کے بعد ہائی سکولوں تک عربی سے مخالفت کرنے کی شقاوتِ قلبی کا مظاہرہ کیا اس کے علاوہ پاکستان میں کافی نجی تعلیمی ادارے ہیں جو سرکاری سرپرستی میں غیر ملکی جنس کی تیاری کرتے ہوئے بھاری رقم کا معاوضہ وصول کرتے ہیں۔ ان کے نصاب تعلیم سے ہی ۔ قرآن حکیم ، اسلامیات اور عربی خارج ہے ۔ بہر حال پاکستان کے تعلیمی اداروں کے دروازے علماء کرام اور عربی خواندہ حضرات پر مکمل بند کر دیئے ہیں ۔ اور ان کو ایک غیر ملکی اجنبی جنس سمجھ کر جس طرح بے وقار کیا گیا ہے یہ "سعادت" میرے خیال میں عالمِ اسلام میں صرف مملکتِ اسلامیہ پاکستان ہی کو نصیب ہے اگر ان تعلیم کے ٹھیکیداروں سے پوچھنے کی جسارت کی جائے کہ جناب یہ اتنے تعلیمی ادارے عربی اساتذہ سے خالی کیوں ہیں تو

جواب ملتا ہے کہ عربی اساتذہ کا فقدان ہے لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے عربی کے اساتذہ کو کوئی پوچھتا ہی نہیں ۔ باقی رہے ہمارے حکمران جو تعلیمی سلسلہ میں قبلہ درست کرتے اور انٹرمیڈیٹ تک تفسیر و حدیث پڑھانے کے دعوے کرتے ہیں وہ خام خیالی اور زبانی جمع خرچ کے علاوہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا محکمہ تعلیم کی ان من مانیوں کے باوجود ایسا کوئی ہاتھ نہیں جو ان کا محاسبہ کر سکے بلکہ اب تو محکمہ تعلیم میں دن دیہاڑے بلاکسی خوف وخطر نوکریاں بکنے لگی ہیں ۔ لیاقت کو کوئی پوچھتا نہیں رشوت کا جس شعبہ میں زیادہ راج ہے وہ محکمہ تعلیم ہے ۔

سنبھل کے رکھیو قدم میر یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں ۔

آئے روز کی تقاریر اور بیانات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اسلام کی حکمرانی کارفرما ہے کبھی یہ خوشخبری سننا نصیب ہوتی ہے کہ جو حضرات اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں اُن پر اس ملک کا اناج و پانی حرام ہے اور یہ ملک چھوڑ کر چلے جائیں لیکن عملی طور پر معاملہ برعکس ہے یہاں تو اللہ اور رسول کی تعلیمات کی علماء فضلاء اور شریعت کی حکمرانی چاہنے والوں پر ہر قسم کی سرکاری سروس اور ترقی کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں ۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جس آدمی نے دس برس صرف کر کے عربی کے جمیع علوم حاصل کیئے ہوں اور عربی کے امتحانات گورنمنٹ کے اداروں سے بھی پاس کر لیے ہوں لیکن جب تک کاپی کر کے یا رشوت کے ذریعے میٹرک کا سرٹیفکیٹ نہ رکھتا ہو۔ اس وقت تک سرکار نامدار کے سب دروازے بند ہیں یہ ہے عربی کی لازمی تعلیم ! آخر میٹرک کا عربی کے ساتھ تعلق کیا ہے ۔ کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا ؟ ۔

چاہے کتنے ہی علوم اسلامیہ اور علوم عربیہ کا ماہر ہو لیکن انگریزی کے بغیر مڈل سکول میں بھی ملازمت نہیں ملتی بدقسمتی سے ہماری آزادی کو چالیس برس ہوتے کو ہیں ۔ لیکن آج بھی ہم انگریز کے غلام ہیں ہمارے پاس نہ اپنی زبان ہے نہ ثقافت بلکہ سفید سامراجیوں کے غلام و محتاج ، لارڈ میکالے کے نظریہ تعلیم کے سوا آج تک ہمارے بیمار اور کمزور اذہان سوچنے سمجھنے اور بات کرنے سے قاصر ہیں ۔ آخر اس غلامی سے ہم کب آزاد ہوں گے ۔ ذہنی غلامی کے باوجود یوم آزادی دھوم دھام سے منانا وقت اور دولت کے ضیاع سے زیادہ کیا حیثیت رکھتا ہے یہ تو انٹرمیڈیٹ تک کی داستان تھی ۔ لیکن جب ہماری تعلیم کے مراکز عظیم علوم و فنون کے گہوارے یونیورسٹیوں کی بلند و بالا فلک بوس عمارات پر نظر پڑتی ہے تو وہاں بھی کفر و الحاد کی یلغار ہے ان بلند وبالا ایوانوں کی اینٹ اینٹ سے غلامی کی غلیظ بدبو آرہی ہے اس سلسلہ میں صرف عربی سے دشمنی کی ایک مثال پیش کرتا ہوں عوام کے پُر زور اور بار بار

مطالبات کے پیش نظر صدر محترم نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کو حکم دیا کہ عربی دینی مدارس کی سند کو بلا کسی شرط کے ایم اے کے مساوی قرار دیا جائے جب یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے یہ حکم یونیورسٹیوں تک پہنچایا تو وہاں کے مغرب زدہ ماہرین تعلیم کو یہ بات پسند نہ آئی اور انھوں نے بلا تردد اس حکم کو مسترد کر دیا۔ اسی طرح تین بار یہ درخواست یونیورسٹیوں تک پہنچی تو وہ بے رحمانہ انداز میں مسترد کرتے رہے بالآخر تیسری بار گومل یونیورسٹی۔ اور پشاور یونیورسٹی نے تو از راہ رحم یہ درخواست منظور کر لی باقی یونیورسٹیوں نے حسب دستور انکار کر دیا۔ یہ ہے وطن عزیز میں عربی کی ترقی و فروغ اور عربی سے محبت آخر ان تعلیم کے ناخداؤں سے کون ہے۔

اے کاش کوئی کہدے مل کے باغباں سے گل مطمئن نہیں ترتیب گلستاں سے

یونیورسٹیوں کے اس توہین آمیز اور اسلام دشمن رویہ کے بعد یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ ہمارے ملک میں اسلامیات اور عربی کی کیا پوزیشن ہے؟ ابھی ماضی قریب میں عوام کو یہ تاثر دیا گیا کہ خالص اسلامی تعلیم کی غرض سے ملک میں مساجد اسکول قائم کئے جائیں گے۔ لیکن افسوس ہے بدقسمتی کہ ان سکولوں کے جو اساتذہ مقرر ہوئے وہ خود قرآن حکیم کی بنیادی تعلیم سے بھی محروم تھے۔ مزید یہ کہا گیا کہ ایک مقامی پیش امام کو قرآن پاک کی تعلیم کے لیے رکھا جائے گا۔ جب تنخواہ کا معاملہ آیا تو صرف آٹھویں کلاس پاس یا میٹرک پاس اساتذہ کی تنخواہ /۱۰۰ سو روپے مقرر ہوئی اور پیش امام اور بچوں کو قرآن حکیم و اسلامیات کی تعلیم دینے والے قاری صاحب کو مملکت اسلامیہ نے سخاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ڈیڑھ سو روپے ۱۵۰ مقرر فرمانے کی عنایت کی مزید یہ کہ ملک میں صرف یہی ایسا طبقہ تھا جسے نہ باقاعدہ کوئی گریڈ دیا گیا نہ سرکاری مراعات کا مستحق سمجھا گیا جب کہ ملک میں ایک خاکروب اور چپراسی کو بھی اس معزز طبقہ پر فوقیت دی گئی ہے یہ ہے اسلامیات کی قدر شناسی آخر یہ سزا کس جرم کی ہے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

کیا ہم افسران تعلیم سے یہ سوال کرنے کا بھی حق رکھتے ہیں کہ یہ پیش امام اور قاری حضرات جو بچوں کو قرآن حکیم کی مقدس تعلیم دیتے ہیں وہ ڈیڑھ سو روپے سے اس ہوشربا گرانی کے ماحول میں ضروریات زندگی کے اخراجات پورے کر سکیں گے روٹی، کپڑا، مکان، علاج معالجہ تعلیمی اخراجات اس رقم کثیر سے پورے ہو جائیں گے آخر کس جرم میں ان کو جینے کے حق سے بھی محروم رکھا جاتا ہے؟ جو تمہارے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے ہیں۔

تمہیں حلال و حرام سے واقف کراتے ہیں۔ پانچ وقت خانہ خدا سے اذان دیکر تم کو بلاتے ہیں۔ جن کے بغیر نہ تمہاری شادی ہو سکے گی نہ نماز جنازہ کیا یہ زمین پر بیٹھ کر قال اللہ قال الرسولؐ کی صدائیں بلند کرنے والے تمہیں راہ ہدیٰ دکھانے والے اسی سزا کے مستحق ہیں؟

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

تمہارے طعن و تشنیع سن کر بھی تم کو زیور اخلاق سے آراستہ کرتے ہیں اور تم کو خیر کی دعوت دیتے ہیں۔ آئے دن تمہارے اقتدار کو خطرہ لاحق ہوتا ہے تو تم کس قانون کے نفاذ کا سہارہ لے کر جان بچاتے ہو۔ جس قانون کے نفاذ کے بلند بانگ دعوے کئے جاتے ہیں۔ اس قانون تک تمہاری بھی رسائی ہوسکتی ہے! تم عربی علوم سے نابلد ہو آخر تمہیں ان علماء کی جانب رجوع کرنا ہوگا پھر ان سے یہ دشمنی کیسی؟ معلم قرآن، معلم حکمت اور معلم اخلاق کو تم نے آخر کیا دیا تم نے انہیں بھوک و بے روزگاری دی یہ کہ اسلامیہ جمہوریہ کے ہر شعبہ میں ان کے داخلہ کو بند کر کے ذریعہ معاش بھی بند کیا جس معاشرہ میں اسلامیات کے ماہرین کو ایک خاکروب سے کم درجہ کا سمجھا جاتا ہو اُس معاشرہ میں اب یقیناً۔ محمد بن قاسم، غزالی، فارابی، صلاح الدین ایوبی، ابن تیمیہ اور ابن الہیثم کے بجائے۔ ڈانسر، گوئیے بلبلائی ہپی اور فلمی ہیرو ہی جنم لے سکیں گے! مجھے اس وقت ایک لطیفہ یاد آتا ہے کہ ایک نواب صاحب کو اپنے بیٹے کے لیے استاد کی ضرورت تھی۔ ایک استاد طلب کیا گیا۔ تنخواہ کی بات ہوئی تو نواب صاحب نے فرمایا میں پچاس روپے دوں گا مفلسی کے ہاتھوں مجبوراً استاد راضی ہو گیا۔ البتہ چلتے وقت استاد نے پوچھا جناب جو نوکر گھوڑے کی مالش کر رہا ہے اس کی تنخواہ کیا ہے جواب ملا پانچ سو روپے اُس نے عرض کیا حضور آپ اپنے اکلوتے فرزند کو پانچ سو روپے والا کام کیوں نہیں سکھاتے! میں تو اُسے پچاس روپیہ کا نوکر بنا سکوں گا اب اعلان ہوا ہے کہ زکوٰۃ و عشر جو خدا کے نام پر وصول کیا جاتا ہے وہ بھی انگلش کی ترقی پر خرچ ہوگا۔ چنانچہ انجنیئرنگ اور ٹیکنالوجی کے طلباء کو وظائف سے نوازا جائے گا شاید علماء و پیش امام صاحبان نے کوئی ایسا ناقابل معافی جرم کیا ہے کہ زکوٰۃ کی مد سے بھی ان کے ڈیڑھ سو میں اضافہ ہونا ناممکن ہے ایک خدا ترس انسان سے جب انصاف کے نام پر التجا کی جاتی ہے تو وہ ناراض ہونے کے بجائے عدل و انصاف کرتا ہے ہم اپنے صدر محترم وزیر اعظم وزراء مملکت کے علاوہ قومی و صوبائی اسمبلی کے ممبران سے التجا کرتے ہیں کہ ہمارے نظام تعلیم کو انگریزی سے پاک کر کے اسلامی بنایا جائے۔

(وما علینا الا البلاغ)